

تھی، سفر ہجرت کے موقع پر تعاقب کرنے والے سرا تو بن مالک بن جعشم غزوہ حنین و طائف کے بعد ایمان لائے تھے اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے کی پیشین گوئی کی تھی۔ لیکن مصنف نے یہ تفصیلات اس طرح بیان کی ہیں گویا ان کا قبول اسلام اور آنحضرت کی پیشین گوئی سفر ہجرت ہی کے موقع پر ہوئی تھی (ص: ۷۱)۔

زبان و بیان کی خامیوں کو نظر انداز کر کے اس کتاب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

امام حسن بصری اور ان کی تفسیری خدمات

مصنف: احمد اسماعیل البیض مترجم: مولانا عبدالقیوم

ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن ۱۷۸۱۔ حوض سوئی والا، نئی دہلی ۲۔

سزا اشاعت ۱۹۹۷ء صفحات ۳۳۱ قیمت ۹۵/- روپے

ادھر کچھ عرصے سے مختلف دینی علوم مثلاً تفسیر، سیرت، فقہ وغیرہ میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کی خدمات کے تحقیقی مطالعہ کا رجحان پیدا ہوا ہے اور ایک ایک شخصیت پر مفصل کام ہو رہا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کے مصنف احمد اسماعیل البیض اردن کے رہنے والے ہیں اور تنظیم اسلامی کانفرنس O.I.C. میں کام کر رہے ہیں۔

مختصر مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں چار فصلوں کے تحت امام حسن بصری کے عہد، ان کے حالات زندگی اور شیوخ و تلامذہ کا تذکرہ ہے۔ نیز ان کے علم و فضل کے بارے میں قدیم اور جدید اہل علم کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ باب دوم جو تین فصلوں پر مشتمل ہے اس میں حسن بصری کے عہد تک علم تفسیر کے ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے تفسیری مکتب فکر (اہل الحدیث یا اہل الراے) کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کی تفسیری خصوصیات، اسانید اور ان کی محبت و ضعف کی تحقیق کی گئی ہے۔ باب سوم جن پہلے کے تفسیری منہج پر ہے۔ اس میں چھ فصلوں کے تحت تفسیر بالاتر تفسیر بالارای، تخریج مسائل، تاسیخ و منسوخ اور اسباب نزول وغیرہ کے سلسلے میں حسن بصری کا نقطہ نظر اور منہج واضح کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف لائق صدمبارک بادین کا انہوں نے اعلیٰ تحقیق معیار پر یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ امام حسن بصری کے تفسیری اقوال کتب تفسیر و حدیث میں بکھرے ہوئے ملتے

ہیں۔ اس کتاب میں نہ صرف انہیں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ ان کی روشنی میں حسن بصری کے تفسیری منہج سے بھی تحقیق انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اس قابل قدر کاوش پر مصنف علمی حلقوں کی جانب سے از حد شکر کیے کے مستحق ہیں۔

ترجمہ میں کہیں کہیں نظر ثانی کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ مثلاً ص ۱۶۱ پر ہے: ”واصل ترجمہ میں کہیں کہیں نظر ثانی کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ مثلاً ص ۱۶۱ پر ہے: ”واصل بن عطا حسن بصری کی مجلس سے کنارہ کش ہو گیا اور حسن نے فرمایا ”واصل ہم سے الگ ہو گیا“ اور اس طرح اس کے فرقے کا نام معتزلہ پڑ گیا۔“ جب تک معتزلہ کے معنی یعنی الگ ہو جانے والی جماعت کی وضاحت نہ کی جائے اس وقت تک اردو خوان قاری حسن بصری کے قول اور معتزلہ کی وجہ تسمیہ میں ربط نہیں سمجھ سکتا۔

ایک جگہ مصنف نے مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ”بہال فکروالذی عودۃ فی الاسلام“ سے ایک اقتباس نقل کیا ہے (ص ۱۳۷) اس کا اردو میں ترجمہ کرنے کے بجائے کتاب کے اردو ایڈیشن ”تاریخ دعوت و عزیمت“ سے اقتباس لینا اور اس کا حوالہ دینا مناسب تھا۔ کتاب میں جن مراجع و ماخذ کا حوالہ آیا ہے، آخر میں ان کی مکمل فہرست مع مطبعہ/ناشر/سنہ اشاعت وغیرہ کی تفصیلات کے ہونی چاہیے۔ (محمد زئی الاسلام ندوی)

اعلان ملکیت سرہای تحقیقات اسلامی۔ فارم ۷۷ رول ۹

- ۱۔ مقام اشاعت: پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ۔ (۳) جناب امین احسن رضوی، رکن، ۶۴، ۸۰، کلاں شاہ پوری، ڈاکٹر محمد علی دہلی ۱۱۰۰۳۳
- ۲۔ نوعیت اشاعت: سرہای
- ۳۔ پرنٹر: پبلشر: سید جلال الدین عمری
- ۴۔ قومیت: ہندوستانی
- ۵۔ پتہ: پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی۔
- ۶۔ ایڈیٹر: سید جلال الدین عمری
- ۷۔ پتہ: پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی
- ۸۔ ملکیت: ذمہ تحقیق و تصنیف اسلامی
- ۹۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ، یو پی
- ۱۰۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۱۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۲۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۳۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۴۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۵۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۶۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۷۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۸۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۱۹۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ
- ۲۰۔ پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ